از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 29 اکتوبر 1957

نانی گوپال بسواس

بنام

دی میونسپلیٹی آف ہاوڑہ

(بی پی سنہا اور ویوین بوس، جسٹس صاحبان)

میونسپل قانون— صحن کی دیوار کی وجہ سے تجاوزات—ڈھانچہ مرکزی عمارت کا حصہ نہیں ہے—میونسپل ایکٹ کی غلط دفعات کے تحت تجاوزات کو ہٹانے کا نوٹس—مختلف دفعات کے تحت سزا—قانونی حیثیت—کلکتہ میونسپل ایکٹ، 1923 (بنگال III، سال 1923)، دفعات 299، 300، 488 (1) (c)۔

اپیل کنندہ کو میونسپل مجسٹریٹ نے کلکتہ میونسپل ایکٹ 1923 کی دفعہ 488، جسے دفعہ 299 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، کے تحت مجرم قرار دیا اور بلدیہ کی سڑک کے کنارے کی زمین پر احاطے کی دیوار کی وجہ سے ہونے والی تجاوزات کو ہٹانے کے لیے ایکٹ کی دفعہ 299 کے تحت اس پر جاری کردہ نوٹس کی قیود کو مقررہ وقت کے اندر پورا کرنے میں ناکامی پر 75 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی۔ چونکہ مجرمانہ ڈھانچہ ایک صحن کی دیوار تھا نہ کہ کوئی ایسی چیز جو مرکزی عمارت کا لازمی جزُ تھا، اس لیے جرم دفعہ 300 کے تحت آتا ہے نہ کہ دفعہ 299 کے تحت، جسے ایکٹ کی دفعہ 488 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ عدالت عالیہ نے نظر ثانی میں پایا کہ ملزم اپنے خلاف لگائے گئے الزام کی نوعیت سے پوری طرح واقف تھا اور دفعہ 300 کی جگہ نوٹس میں دفعہ 299 کے غلط ذکر سے اسے کوئی جانبداری نہیں ہوا۔ اس کے مطابق اس نے سزا کو دفعہ 488 کے تحت ایک میں تبدیل کر دیا، جسے دفعہ 300 کے ساتھ پڑھا گیا، اور دفعہ کے مطابق جرمانے کی رقم کو کم کر کے 50 روپے کر دیا۔ عدالت عظمیٰ میں اپیل پر اپیل کنندہ کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ سزا غلط ہے کیونکہ (1) ایکٹ کی دفعہ 299 کے تحت نوٹس کی سربراہی ہونے کی وجہ سے، دفعہ 300 کے تحت سزا غیر قانونی تھی،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(2) مطالبہ دفعہ 488 (1) (c) کے معنی کے اندر قانونی طور پر نہیں کیا گیا تھا، اور (3) اپیل کنندہ کے لیے کافی جانبداری تھا اس طرح جیسے کہ سزا دفعہ 299 کے تحت تھی نہ کہ دفعہ 300 کے تحت، جسے دفعہ 488 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، وہ معاوضے کا دعوی کرنے کا حقدار ہو سکتا ہے:

حکم ہوا کہ نوٹس کے موثر حصے میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ احاطے کی دیوار کی وجہ سے ہونے والی تجاوزات کو دور کرنے کا مطالبہ قانونی طور پر کیا گیا تھا، کہ دفعہ 299 کے تحت سزا کو دفعہ 300 کے تحت ایک میں تبدیل کرنا اسے غیر قانونی نہیں بنائے گا اور یہ کہ حقائق پر کوئی جانبداری نہیں تھا۔

بیگو بنام دی کنگ ایمپرر، ایل آر 52 آئی اے 191، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 60، سال 1955۔

فوجداری نظر ثانی نمبر 1113، سال 1954 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے 2 فروری 1955 کے فیصلے اور حکم سے اپیل، فوجداری اپیل نمبر 185، سال 1953 میں سیشن جج، ہاوڑہ کی عدالت کے 14 نومبر 1953 کے فیصلے اور حکم کے خلاف، جو کیس نمبر 1407 سی / 1952 میں میونسپل مجسٹریٹ، سیکنڈ کلاس، ہاوڑہ کے 8 ستمبر 1953 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوا تھا۔

سو کمار گھوش، اپیل کنندہ کے لیے۔

بی سین اور پی کے گھوش (پی کے بوس کے لیے)، مدعا علیہ کے لیے

29.1957 اکتوبر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل فیصلہ سنہا جسٹس نے دیا۔

آئین کے آرٹیکل 134 (1) (c) کے تحت کلکتہ عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی فٹنس کے سرٹیفکیٹ پر یہ اپیل، اس عدالت کے سنگل جج کے اپنے فوجداری نظر ثانی کے دائرہ اختیار میں فیصلے اور حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے، جس میں اپیل کنندہ کو کلکتہ میونسپل ایکٹ، 1923 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جائے گا) کی دفعہ 300 / 488 کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہے، اور اسے 50 روپے کے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے، ایکٹ کی دفعہ 299 / 488 کے تحت سزا کے حکم کے متبادل کے طور پر، نچلی عدالتوں کی طرف سے منظور کردہ 75 روپے کے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

نچلی عدالتوں کی طرف سے پائے جانے والے حقائق جو اس اپیل کے مقصد کے لیے درج ذیل بیان کرنا ضروری ہیں، مندرجہ ذیل ہیں: اپیل کنندہ جو احاطہ نمبر 3/10، سوار نموئی روڈ، ہاوڑہ کا مالک ہے، نے ہاوڑہ میونسپلٹی کی سڑک کے کنارے کی زمین کے '3x'57 کے رقبے پر تجاوز کیا جس پر ایکٹ کی توضیعات میں توسیع کی گئی ہے۔ ایک نوٹس، جس کی قیود ہم اس کے بعد بیان کریں گے، اپیل کنندہ کو مذکورہ تجاوزات کو ہٹانے کے لیے پیش کیا گیا تھا، اور چونکہ وہ مقررہ وقت کے اندر نوٹس کی قیود پر عمل کرنے میں ناکام رہا، اس لیے اس اپیل کی طرف لے جانے والا استغاثہ مجسٹریٹ کے سامنے قائم کیا گیا، جسے دفعہ 531 کے تحت 'میونسپل مجسٹریٹ' کہا جاتا ہے۔ میونسپل مجسٹریٹ جس نے پہلی بار اپیل کنندہ پر مقدمہ چلایا، اسے مجرم قرار دیا، لیکن اپیل پر، سیشن جج نے اسے اس بنیاد پر بری کر دیا کہ استغاثہ تین ماہ سے آگے شروع کیا گیا تھا جو کہ ایکٹ کی دفعہ 534 کے تحت حد کی مقررہ مدت تھی۔ بلدیہ نے کلکتہ عدالت عالیہ کو اپنے نظر ثانی شدہ دائرہ اختیار میں منتقل کیا اور اس عدالت کے ایک ڈویژن بنچ (جے پی متر اور ایس کے سین جسٹس صاحبان) نے بری ہونے کے حکم کو حکم بر اَت قرار دیا اور بلدیہ کو باضابطہ طور پر شکایت کے اندراج کی تاریخ دکھانے والے کچھ سرکاری دستاویزات کو ریکارڈ پر لانے کا موقع دینے کے بعد اپیل کی دوبارہ سماعت کی ہدایت کی۔ متعلقہ دستاویزات کو ثابت کیا گیا اور استغاثہ کی جانب سے سیشن عدالت میں پیش کیا گیا اور فاضل ایڈیشنل سیشن جج نے سزا اور سزادہی کی تصدیق کی، اور اپیل کو مسترد کر دیا۔ اس کے بعد، اپیل کنندہ نے اپنے نظر ثانی شدہ دائرہ اختیار میں عدالت عالیہ کا رخ کیا۔ نظر ثانی میں ان کی درخواست کی سماعت پی این مکھرجی جسٹس نے 2 فروری 1955 کے اپنے حکم نامے کے ذریعے کی، جو اس اپیل کا موضوع ہے۔ اس کے سامنے، درخواست گزار کے طور پر اپیل کنندہ نے دلائل میں سب سے آگے، حد بندی کے سوال پر زور دیا، اور فاضل جج نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ معاملہ اب عدالت عالیہ اور سیشن عدالت میں عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ واپسی کے حکم کے مطابق ہوا تھا۔ فاضل جج نے اپیلٹ عدالت سے اتفاق کیا کہ شکایت پر پابندی نہیں تھی۔ عدالت عالیہ نے بھی قابلیت پر ان کے نتائج پر نچلی عدالتوں سے اتفاق کیا، یعنی اس نے اس نتیجے کی تصدیق کی کہ اپیل کنندہ نے بلدیہ کی سڑک کے کنارے کی زمین پر تجاوز کیا تھا۔ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی جانب سے اٹھائی گئی اس دلیل کو قبول کر لیا کہ پائے گئے حقائق پر، یعنی کہ خلاف ورزی کرنے والا ڈھانچہ ایک صحن کی دیوار تھا اور کوئی ایسی چیز نہیں جو مرکزی عمارت کا لازمی جُز ہو، اگر کوئی جرم ہو تو وہ دفعہ 300 کے تحت آئے گا نہ کہ دفعہ 299 کے تحت، جسے ایکٹ کی دفعہ 488 کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ عدالت عالیہ نے مزید یہ نظریہ اختیار کیا کہ چونکہ ملزم اپنے خلاف لگائے گئے الزام کی نوعیت سے پوری طرح واقف

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہے، اس لیے اس کے لیے کوئی جانبداری پیدا نہیں ہو گا اگر سزا اور سزا دہی کو ایکٹ کی دفعہ 488 کے ساتھ پڑھ کر دفعہ 300 کے تحت تبدیل کر دیا جائے، سزا کو 50 روپے کی قانونی حد تک کم کر دیا جائے۔ اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کا رخ کیا اور معروف چیف جسٹس کی صدارت والی بنچ سے ضروری سرٹیفکیٹ حاصل کیا جس نے سرٹیفکیٹ دیتے ہوئے مشاہدہ کیا: "مجھے یہ کچھ طاقت کے ساتھ قابل بحث اور قابل بحث لگتا ہے کہ سزا میں اس طرح کی تبدیلی ممکنہ طور پر قانون میں درست نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا یہ دلیل دی جائے گی کہ دفعہ 299 کے تحت کسی عمارت سے منسلک صحن کی دیوار کو ہٹانے کا نوٹس کلکتہ میونسپل ایکٹ 1923 کی دفعہ 488(1)(c) کے معنی میں 'قانونی طور پر دیا گیا' نوٹس یا 'قانونی طور پر کیا گیا مطالبہ' نہیں ہو سکتا۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس عدالت کی طرف سے سزا میں تبدیلی قانون کا سوال اٹھاتی ہے جو کیس کو عدالت عظمیٰ میں مزید اپیل کے لیے موزوں کیس بناتی ہے۔"

اس عدالت میں، اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے اپنے دلائل میں سب سے آگے وہ نکات رکھے ہیں جو فاضل چیف جسٹس کے حکم کے حصے میں تجویز کیے گئے ہیں جن کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے، لیکن ہماری رائے میں، ان دلائل میں قطعی طور پر کوئی بنیاد نہیں ہے۔ سزا کو دفعہ 299 سے دفعہ 300 میں تبدیل کرنا، جسے ایکٹ کی دفعہ 488 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، الزام کے مواد میں کوئی تبدیلی نہیں تھی بلکہ صرف اس دفعہ میں پایا جانے والے حقائق پر زیادہ مناسب طریقے سے لاگو ہوتا تھا۔ بیگو بنام دی کنگ ایمپرر ([1]) کے معاملے میں پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی کے محترم المقام کے سامنے بھی ایسا ہی سوال اٹھایا گیا تھا۔ محترم المقام کے سامنے یہ دلیل دی گئی کہ اپیل گزاروں کو جوڈیشل کمیٹی کے سامنے دفعہ 201، مجموعہ تعزیرات ہند کے تحت اس دفعہ کے تحت بغیر کسی الزام کے سزا دینا، مجموعہ ضابطہ فوجداری میں طے شدہ طریقہ کار سے سنگین انحراف تھا۔ اس معاملے میں ابتدائی سزا مجموعہ تعزیرات ہند 302 کے تحت قتلِ عمد کے لیے تھی، لیکن عدالت عالیہ نے اس سزا کو کالعدم قرار دے دیا تھا اور کم دفعہ 201 کے تحت سزا کو تبدیل کر دیا تھا۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعات 236 اور 237 کی توضیعات پر بحث کرنے کے بعد، ان کے قائدین نے درج ذیل مشاہدات کیے جو موجودہ تنازعہ کا مکمل احاطہ کرتے ہیں:

"کسی شخص کو کسی جرم کا مجرم قرار دیا جا سکتا ہے، حالانکہ اس کے سلسلے میں کوئی الزام نہیں لگایا گیا ہے، اگر ثبوت ایسا ہے جو کسی ایسے الزام کو قائم کرتا ہے جو بنایا گیا ہو۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ بات قابل غور ہوگی کہ پریوی کونسل کے سامنے کیس میں تبدیلی نہ صرف دفعہ کے حوالے سے بلکہ الزام کے مواد کے حوالے سے بھی تھی، بلکہ چونکہ دفعہ 201 کے تحت کم جرم، استغاثہ کی جانب سے پیش کردہ شواہد کے ذریعے بنایا گیا تھا جو بنیادی طور پر قتلِ عمد کے جرم کے لیے تھا، اس لیے محترم المقام نے فیصلہ دیا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعات 236 اور 237 عدالت کو ثبوت میں بتائے گئے جرم کے سلسلے میں سزا اور سزا دہی کو تبدیل کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ ہاتھ میں موجود معاملے میں، یہ واضح ہے کہ ایکٹ کے دفعہ 488 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 299 سے دفعہ 300 میں سزا کی تبدیلی کے بعد بھی نچلی عدالتوں کے ذریعے ثابت کیے جانے اور پائے جانے والے حقائق وہی رہے۔ اس لیے ایک دفعہ کے تحت سزا کو دوسری دفعہ میں تبدیل کرنے میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں تھی۔

اس کے بعد یہ دلیل دی گئی کہ اپیل کنندہ کو دیا گیا نوٹس ایکٹ کی دفعہ 488(1)(c) کے معنی میں جائز نہیں تھا، جو مندرجہ ذیل ہے:

"488(1) جس کے ذریعے کوئی جرم کیا جائے

(a).......................................

(b).......................................

(c) اسے قانونی طور پر دی گئی کسی ہدایت یا مذکورہ بالا دفعات، ذیلی دفعات، شقیں، توضیعات یا قواعد میں سے کسی کے تحت اس پر قانونی طور پر کیے گئے کسی مطالبے کی تعمیل کرنے میں ناکامی پر سزا دی جائے گی......................................"

"نوٹ کریں کہ ہاوڑہ کے میونسپل کمشنروں کے ذریعہ آپ کو اس نوٹس کی خدمت کی تاریخ سے تیس دن کے اندر احاطہ نمبر 10/3 سے منسلک سوار نموئی روڈ پر "0-'3x"0-'57 کی پیمائش والی احاطے کی دیوار کی وجہ سے ہونے والی تجاوزات کو ہٹانے کی ضرورت ہے اور یہ کہ کوتاہی میں، مذکورہ ایکٹ کی توضیعات کو نافذ کیا جائے گا۔

یہ نوٹس ایکٹ کی دفعہ 299 کے تحت ہے۔ یہ اب تنازعہ میں نہیں ہے، جیسا کہ نچلی عدالتوں نے پایا ہے کہ ڈھانچے کا مجرمانہ حصہ دفعہ 300 کے تحت آتا ہے جس میں دیوار وغیرہ کا حوالہ دیا گیا ہے، جو کسی عمارت یا منقولہ سامان کا حصہ نہیں ہے، جیسا کہ دفعہ 299 میں غور کیا گیا ہے۔ اب یہ دلیل اس حد تک محدود ہو گئی ہے کہ نوٹس کو ایکٹ کی دفعہ 299 کے تحت پیش کیا گیا ہے، دفعہ 300

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے تحت سزا غیر قانونی ہے، کیونکہ، یہ مزید دلیل دی جاتی ہے کہ مطالبہ 'قانونی طور پر نہیں کیا گیا تھا'۔اس دلیل کے مطابق، مطالبہ 'قانونی طور پر' کیا جاتا، اگر نوٹس کو دفعہ 300 کے تحت بھیجا جاتا۔لہذا، نوٹس کو دی گئی پرچی 'قانونی طور پر کیے گئے' مطالبے اور اس طرح نہ کیے گئے مطالبے کے درمیان تمام فرق کرتا ہے۔ہماری رائے میں، اس دلیل کو صرف مسترد کیا جانا چاہیے۔یہ مواد ہے نہ کہ نوٹس کی شکل جس پر غور کیا جانا چاہیے۔اوپر مذکور نوٹس کا موثر حصہ، متعلقہ فریقین کے ذہن میں کوئی شک نہیں چھوڑتا ہے کہ مطالبہ صحن کی دیوار کی وجہ سے ہونے والی تجاوزات کو ہٹانا ہے۔چونکہ یہ دعوی نہیں کیا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کو نوٹس موصول نہیں ہوا تھا، اور یہ عام بنیاد ہے کہ اپیل کنندہ نے نوٹس کی قیود پر عمل نہیں کیا تھا، اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ اپیل کنندہ نے دفعہ 488(1)(c) کے تحت جرمانہ عائد کیا ہے، جسے دفعہ 300 کے ساتھ پڑھا جائے۔اس لیے یہ ماننا ضروری ہے کہ نوٹس پر دیے گئے لیبل کے باوجود، مطالبہ قانونی طور پر کیا گیا تھا۔یہ احساس کہ اپیل کنندہ نے تجاوزات کی شکایت کی تھی، اور یہ کہ بلدیہ تجاوزات کو ہٹانے کے لیے اس سے مطالبہ کرنے کا حقدار ہے۔اپیل کنندہ استدعا کی قیود پر عمل کرنے کا پابند تھا، اور چونکہ وہ تسلیم شدہ طور پر اس میں ناکام رہا، اس لیے اس نے قانون کا جرمانہ برداشت کیا تھا۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا گیا کہ اپیل کنندہ کے لیے کافی جانبداری تھا، گویا کہ سزا دفعہ 299 کے تحت تھی اور دفعہ 300 کے تحت نہیں، جسے دفعہ 488 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، وہ معاوضے کا دعوی کرنے کا حقدار ہو سکتا ہے۔اس دلیل کے کئی جوابات ہیں۔پہلی مثال میں، انہوں نے خود عدالت عالیہ کو نچلی عدالتوں کے ذریعے منظور کیے گئے سزا کے حکم میں مداخلت کرنے کی دعوت دی۔اگر عدالت عالیہ نے تکنیکی خرابی کو درست کر دیا ہے، جیسا کہ وہ اس وقت کرنے کا پابند تھا جب معاملہ اس کے نوٹس میں لایا گیا تھا، تو اپیل کنندہ کو اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی منصفانہ شکایت نہیں ہے کہ دفعہ میں تبدیلی کے نتیجے میں جرمانے کی رقم میں کمی کی گئی ہے۔دوسرا، اگر اسے دیوانی عدالت میں معاوضے کا دعوی کرنے کا کوئی حق حاصل ہے تو فوجداری عدالت کا فیصلہ اور حکم مکمل طور پر غیر متعلقہ ہے؛ اور تیسرا، جانبداری میں مقدمے کی سماعت میں کسی بے ضابطگی کا حوالہ ہونا چاہیے۔یہ نہیں دکھایا گیا ہے کہ اپیل کنندہ، کسی بھی طرح سے، دفعہ میں تبدیلی کے نتیجے میں مقدمے کی سماعت میں تعصب کا شکار ہوا تھا، یعنی یہ کہ وہ استغاثہ کا مناسب دفاع کرنے کے کچھ موقع سے محروم تھا اگر نوٹس میں یا الزام میں، اگر کوئی ہو تو، صحیح دفعہ کا نام لیا گیا تھا۔اور نہ ہی، وہ یہ ظاہر کرنے میں کامیاب رہا ہے کہ اسے ایسی کسی تکنیکی غلطی کے نتیجے میں گمراہ کیا گیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آخر میں، یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی کہ استغاثہ خود وقت سے بالاتر تھا۔ اس دلیل کو اپیل کے مرحلے پر پیش کیے گئے اضافی شواہد کے حوالے سے درست ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی جو عدالت عالیہ کی ہدایت کے نتیجے میں تھا جب مقدمہ پہلے موقع پر اس کے سامنے آیا تھا، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ہماری رائے میں، اس دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ہے کیونکہ جیسا کہ فاضل ایڈیشنل سیشن جج نے نشاندہی کی ہے، عدالت کے سامنے پیش کردہ اضافی ثبوت معاملے کو تمام معقول شکوک وشبہات سے بالاتر رکھتا ہے کہ شکایت متعلقہ اتھارٹی کے سامنے وقت پر درج کی گئی تھی۔

ان غور و فکر کے پیش نظر، یہ ماننا ضروری ہے کہ اس اپیل میں کوئی دم نہیں ہے۔ اس کے مطابق اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document